سوال

کیا قبر پکی کرنا منع ہے اور کیا قبر پر قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کو پختہ کرنا اور اس پر قبہ وغیرہ بنانا حرام اور ناجائز ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ (صحیح مسلم، الجنائز : 970)

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قبر کو پکا کیا جائے اور اس پر مجاور بن کر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت (قبّہ وغیرہ) بنائی جائے۔

سنن نسائی میں صحیح سند کے ساتھ یہ الفاظ بھی آئے ہیں :

أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ (سنن نسائی، الجنائز : 2027) (صحیح)

یا اس پر کچھ لکھا جائے۔ (یعنی قبر پر کچھ لکھنا بھی منع ہے)

ابو الھیاج اسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ (صحیح مسلم، الجنائز : 969)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا : کیا میں تمھیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ کیا تھا ؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

1. قبروں کو پختہ بنانا شرک کا ذریعہ بھی ہے کیونکہ اس طرح قبر میں دفن شخص کی تعظیم ہوتی ہے، اور آہستہ آہستہ بات اس کی پوجا پاٹ تک پہنچ جاتی ہے۔

قبر پر قرآن پڑھنا :

کسی کی قبر پر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا حرام اور بدعت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا : اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ان کے حق میں (دعا کے لئے) کیسے کہوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا :

أَلَا أُحَدِّثُكم عنِّي وعن رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم، قلنا : بلى الحديث، وفيه : قالت : قلْتُ : كيف أقولُ لهم يا رسولَ اللهِ؟ قال : قولي : السَّلامُ على أهلِ الدِّيارِ من المؤمنينَ والمُسلمينَ،

وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ (صحیح مسلم، الجنائز: 974)

تم کہو، مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان ٹھکانوں میں رہنے والوں پر سلامتی ہو، اللہ تعالی ہم سے آگے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے، اور ہم ان شاء اللہ ضرور تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ قبروں کی زیارت کے موقع پر کیا کہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مذکورہ بالا دعا سکھائی۔ اگر قبروں پر سورہ فاتحہ یا قرآن کی دیگر سورتیں پڑھنا جائز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ان کی رہنمائی فرماتے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فریا:

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرہا: 780)

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور گھروں کو قبرستان بنانے سے منع کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبرستان قرآن پڑھنے کی جگہ نہیں ہے۔

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ قبرستان جایا کرتے اور فوت شدگان کے لیے مختلف دعائیں کرتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے قبروں کے پاس فوت شدگان کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کی ہو، یا کوئی سورت پڑھی ہو۔ اگر یہ کام جائز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کرتے، اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی اس حوالے سے رہنمائی فرماتے۔ جب اسباب ہونے کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا تو یہ اس کے ناجائز ہونے کی دلیل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور انہوں نے بھی قبروں کی زیارت کے وقت فوت شدگان کے لیے دعا کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ کسی صحابی سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے قبروں کی زیارت کرتے وقت فوت شدگان کے لیے قرآن مجید پڑھا ہو، لہذا یہ کام حرام اور بدعت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ (صحیح مسلم، الأقضیۃ: 1718).

جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے وہ مردود (باطل) ہے۔

واللہ أعلم بالصواب